”ضیاء النبی“ میں مستعمل عطفی اور غیر عطفی مرکبات کا فنی جائزہ

محمد رفیع ازہر☆
ڈاکٹر مطلوب احمد رانا☆☆

Abstract:

"Generally, a conjunction joins or shows the relation between related words or group of words. Many kinds of conjunctions are used in Urdu. ***Zia-Un-Nabi*** is explored here conjunctionally and in this regard, here is presented conjunctive and non conjunctive compound words.This wordage does not show only word game but there is highlighted the meaningfulness in various aspects."

ضیاء النبی[۱] پاکستانی شرعی عدالت کے سابق چیف جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے موضوع پر تحریر کردہ اردو فنِ نثر کی سات جلدوں پر مشتمل مایہ ناز کتاب ہے۔ موصوف کا شمار اُن جید علما میں ہوتا ہے جنھوں نے اسلامی وعصری علوم کی تحصیل کے لیے، مصر کے شہر قاہرہ میں، صدیوں سے قائم، دنیاے اسلام کی عظیم یونی ورسٹی، جامعۂ ازہر کا رخ کیا۔ موضوع کے لحاظ سے تو شاید ماہرینِ ادبِ اردو، ضیاء النبی کو اردو ادب کے دائرۂ کار میں شامل کرنے کے لیے تیار نہ ہوں لیکن تکنیکی نقطۂ نظر سے فنِ سیرت نگاری کو اردو تنقیدات واسلوبیات میں جگہ نہ دینا، صریح ناانصافی ہوگی۔

اس اِحتراز کی ایک وجہ شاید یہ ہو کہ اب تک نقاد و ماہرینِ اردو ادب کی توجہ کا مرکز زیادہ تر شاعری، افسانوی ادب اور مغربی تنقیدی نظریات ہی رہے ہیں۔ اگرچہ سرسید احمد خاں، مولانا شبلی نعمانی اور ابوالکلام آزاد وغیرہا، نابغہ علما وادبا کا علمی سرمایہ زیادہ تر مذہبی موضوعات ہی تھا تاہم اردو ادب میں جس طرح اُن کی انشاپردازی کو موضوعِ گفت گو بنایا جاتا رہا...... اُن کے بعد اِس کی مثالیں کم ہی ملتی ہیں...... جب کہ اس میں حرج ہی کیا ہے کہ اسلامی موضوع سے متعلق اردو کی کسی کتاب کو محض انشاپردازی اور تکنیکی نقطۂ نظر سے زیرِ بحث لایا جائے؟

ضیاء النبی کی تخلیقی نثر میں فن کے وہ موتی بکھرے پڑے ہیں کہ افسانوی نثر جس کی متحمل ہی

☆

☆☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

نہیں ہوسکتی۔لہٰذا،اردو ناقدین کا اِس طرف توجہ دینا،اردو ادب کے دائرۂ کار کو وسیع کرنے کے مترادف ہوگا۔یوں تو راقم نے ایم فِل اردو کے مقالے میں ضیاء النبی کی بہت سی لسانی و اسلوبیاتی جہات کا تحقیقی جائزہ لیا ہے تاہم یہاں صرف مُفْرَدات،مُرَکَّبات اور اسلوبیات کے حوالے سے مختصر بات کی جارہی ہے۔

کسی بھی زبان کے مفردات؛ وہ رموز و علائم ہوتے ہیں جو اس زبان کے بنیادی حقائق تک پہنچنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔مفردات کی کثرت کو زبان کی زرخیزی اور وسعت پر محمول کیا جاتا ہے۔علما،فضلا اور ادبا کی فنی تخلیقات ہی مفردات جانچنے کا بہترین ذریعہ ہوسکتی ہیں تاہم مرکبات جو درحقیقت مفردات ہی سے مل کر وجود میں آتے ہیں......زبان و ادب کو نئی نئی جہات تفویض کرنے کا ذریعہ بنتے رہتے ہیں،جس سے نہ صرف معانی و مفہوم کی ایک نئی دنیا آباد ہوتی ہے بلکہ فصاحت و بلاغت کے تقاضے بھی پورے کیے جاتے ہیں۔اس طرح زبان و ادب روز افزوں ترقی کی طرف گامزن رہتے ہیں اور زندگی کی ہر نئی کروٹ اور احساس کی تجسیم و تجرید ممکن ہوجاتی ہے۔پروفیسر خلیل صدیقی اس حوالے سے رقم طراز ہیں:-

> ''انسانی تجربوں کے نتیجے میں باہمی افہام و تفہیم سے سادہ اور مفرد آوازوں کے مبہم اور مفاہیم متعین ہوئے،پھر آہستہ آہستہ ایہام کی جگہ وضاحت نے لے لی اور سادہ مفرد آوازوں کی باہمی آمیزش اور اختلاط سے مرکب آوازیں وجود میں آئیں۔ان مرکب آوازوں کے ربط و تسلسل نے گفت گو میں بے تکلفی اور روانی پیدا کردی''(۲)

اگرچہ مرکبات کا تخلیقی استعمال ایک فنی حیثیت رکھتا ہے تاہم مفردات کی مدد سے مرکبات کا بننا اس سے بھی بڑا فن ہے،کیوں کہ مرکبات کی تخلیق اس بات کی علامت ہے کہ زبان روبہ ترقی ہے اور ترقی کا مطلب یہ ہے کہ زبان اب انسانی احساسات کی زیادہ سے زیادہ ترجمانی کرسکتی ہے۔پروفیسر خلیل صدیقی،شلیگل Schlegel, Karl Wilhelm Friedrich Von(۱۷۷۲ء۔۱۸۲۹ء) کے نظریات کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں:-

> ''اصل الفاظ میں سابقوں اور لاحقوں کا جس قدر زیادہ انضمام ہوتا ہے،اسی قدر وہ زبانیں فنی اعتبار سے مکمل ہوجاتی ہیں۔''(۳)

قواعد کے لحاظ سے ایک مکمل جملے کے لیے جن لوازمات کی ضرورت ہوتی ہے،ان میں اگرچہ مفردات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں،تاہم مفردات کی بجائے مرکبات کا استعمال زیادہ فصیح معلوم ہوتا ہے۔جیسے؛''علی آیا''ایک مکمل جملہ ہے جو مفردات پر مبنی ہے......''علی''ایک مفرد اسم ہے اور''آیا''مفرد فعل......اس کی مرکبی صورت یوں ہوسکتی ہے:''محمد علی آ گیا۔''اس میں''محمد علی''ایک مرکب اسم ہے اور''آ گیا''مرکب فعل......اسی طرح مفرد جملوں اور مرکب جملوں کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔

ضیاء النبی کا لسانی مطالعہ کرنے کے بعد جملوں کی بنت میں جس چیز کا شدت سے احساس ہوتا ہے وہ

مرکبات کی مختلف صورتیں ہیں۔ سیاقِ کلام کے پیشِ نظر ان مرکبات کے برمحل استعمال سے جہاں سیرت نگاری کی فنی سطح بلند ہوتی جاتی ہے وہیں قاری کو نئے نئے مرکبات سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو ضیاء النبی میں مستعمل مرکبات کا مختلف زاویوں سے تجزیہ کیا جانا ضروری ہے۔ اس ضمن میں راقم نے مرکبات کے محلِ استعمال کا جن مختلف پہلوؤں سے جائزہ لینے کی کوشش کی ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اسمائے حُسنا اور ان کا فنی استعمال
۲۔ اسمائے مصطفےٰ اور ان کا فنی استعمال
۳۔ عربی مرکبات اور فنِ سیرت نگاری
۴۔ عطفی اور غیر عطفی مرکبات کا فنی جائزہ
۵۔ میمیہ مرکبات کا تخلیقی تأثر
۶۔ تنوینی الفاظ اور فنِ اختصار
۷۔ ترکیب سازی اور فنِ سیرت نگاری

مذکورہ نکات میں سے ہر ایک کو ضیاء النبی کے تناظر میں بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ بہ خوفِ طوالت یہاں تمام نکات کو شامل کرنا ممکن نہیں، اس لیے صرف عطفی اور غیر عطفی مرکبات کا فنی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔ شائقین قُرّا، اگر مزید مطالعہ کرنا چاہیں تو ایم فِل اردو کے اصل تحقیقی مقالے بہ عنوان: ''ضیاء النبی کا لسانی جائزہ'' سے استفادہ کر سکتے ہیں جو علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی اسلام آباد کی لائبریری میں موجود ہے۔

عَطفی مرکبات کا فنی جائزہ

جب دو کلموں کے درمیان حروفِ عطف: ''و، اور، بھی، پھر، کر، کے، نیز، یا'' میں سے کوئی حرف لکھا جائے تو یہ دو کلمے مل کر معطوفہ مرکب کہلاتے ہیں۔ ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ نے حرفِ عطف کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:-

> ''جو دو کلموں یا دو جملوں کو باہم ملائیں یا ایک حکم میں شامل کریں۔ عام طور پر اس کے معنی دونوں ہیں۔ جن دو اسموں کے درمیان حرفِ عطف آتا ہے، ان میں سے پہلا معطوف الیہ اور دوسرا معطوف ہوتا ہے۔''(۴)

اسی طرح دوسری جگہ عطفی مرکب کے بارے میں یوں رقم طراز ہیں:-

> ''مرکبِ عطفی ...... وہ مرکب ہے جو معطوف اور معطوف الیہ سے مل کر بنے اور اس کے درمیان حرفِ عطف (واؤ) آئے۔''(۵)

اس حوالے سے ڈاکٹر مولوی عبدالحق نے قواعدِ اردو میں جو تعریف لکھی ہے، اس میں عطفی مرکب سے زیادہ معطوفہ جملے کی وضاحت کی گئی ہے۔(۶)

گرامر کی کتابوں میں ہنوز ایسا کوئی مضمون دیکھنے میں نہیں آیا کہ جس میں عطفی مرکب کے مفہوم

ومعنی، اس کی مختلف جہتوں اوراس کے فنی وتخلیقی استعمال پر بحث کی گئی ہو۔اس لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو عطفی مرکب کی فنی، تخلیقی اور معنوی جہات کا پہلی دفعہ احاطہ کیا جارہا ہے۔

اب آتے ہیں ضیاء النبی کے لسانی جائزے کی طرف؛ جس میں پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے عطفی مرکب کے برمحل اور فنی استعمال سے فنِ سیرت نگاری کو ایک نیا تخلیقی رنگ دے دیا ہے۔انھوں عطفی مرکب کو ایک ایسے فنی آلے کے طور پر استعمال کیا ہے کہ جس سے سیرت نگاری کی نثر میں مفہوم ومعنی کی نئی نئی جہتیں پیدا ہوئی ہیں۔طوالت سے بچنے کے لیے یہاں صرف ان عطفی مرکبات کا جائزہ لیا جارہا ہے جن میں حرفِ عطف 'وْ' اور 'اور' کا استعمال کیا گیا ہے۔

یہاں بھی زیادہ اہمیت حروفِ عطف کی نہیں بلکہ کلمات کی ہے۔جیسا کہ سیرت نگار کی اس فنی بالیدگی کا پہلے بھی ذکر ہوا کہ وہ کسی بھی لفظ کو خاص طور پر اسماے حُسنا اور اسماے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سیاقِ کلام اور موضوع ہی کے لحاظ سے عبارت میں بٹھاتے ہیں۔یہی برتاؤ انھوں نے عطفی مرکبات کے ساتھ کیا ہے۔معنی کے ابلاغ کے لیے انھوں نے عطفی مرکب کی ترکیب سازی کو ایک فن کا درجہ دے دیا ہے۔

ضیاء النبی کا بہ غور مطالعہ کرنے سے، جہاں نئے نئے عطفی مرکبات سے سابقہ پڑتا ہے، وہیں عطفی مرکبات میں اتنی مخفی جہتوں کا ادراک ہوتا ہے کہ بعض اوقات ان کا احاطہ کرنا ہی مشکل ہوجاتا ہے۔ کسی زبان کے تخلیقی اظہار کی ایسی ہی سطح کے بارے میں ماہرِ لسانیات پروفیسر خلیل صدیقی کا قول صادق آتا ہے:-''زندہ زبانیں گریمر کے لیے غذا فراہم کرتی ہیں۔ان کی محتاج نہیں ہوتیں۔''(۷) اگرچہ ضیاء النبی میں اس حوالے سے تحقیق کرنے کی بہت زیادہ گنجائش موجود ہے، بلکہ یہ موضوع باقاعدہ، یونی ورسٹی سطح کے ایک تحقیقی مقالے کا متقاضی بھی ہے تاہم یہاں اس جہت کا اسلوبیاتی جائزہ لے کر اس کے لیے ایک راستہ ضرور فراہم کردیا گیا ہے۔ضیاء النبی میں مستعمل عَطفی مرکبات کی جانچ کے لیے جو درجہ بندی کی گئی ہے وہ درج ذیل ہے:

الف: مترادف عَطفی مرکب — ب: صوتی مترادف عَطفی مرکب

ج: متضاد عَطفی مرکب — د: امتزاجی عطفی مرکب

ہ: مُعلّٰی عَطفی مرکب — و: ملزومی عطفی مرکب

ز: نسبتی عطفی مرکب

الف: مترادف عطفی مرکب

اس مرکب میں سیرت نگار نے معطوف الیہ اور معطوف کے لیے ایسے کلموں کا انتخاب کیا ہے جو قریب المعنی ہیں۔چوں کہ ایک ایک اور دو گیارہ کے مصداق؛ قریب المعنی دو کلمے جب اکٹھے ہوتے ہیں

تو ایک قوی معنی کا درجہ اختیار کر جاتے ہیں، اس لیے مقصد اس کا یہی ہے کہ مفہوم و معنی کا بہتر سے بہتر ابلاغ ہو سکے۔ ضیاء النبی میں مستعمل چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

○ عشق و محبت (ج:۱،ص:۳۱)، ○ حکمت و فلسفہ، ○ علم و حکمت، ○ تہذیب و تمدن، ○ علم و فضل (ص:۳۳)، ○ یُمن و برکت (ص:۳۴)، ○ دلائل و شواہد (ج:۱،ص:۳۹)، ○ عزت و ناموری (ج:۱،ص:۴۰)، ○ عظمت و کبریائی (ج:۱،ص:۴۲)، ○ قصے اور کہانیاں، ○ عقل و دانش (ج:۱،ص:۴۶)، ○ باشوکت و جبروت (ص:۴۷)، ○ مسرت و شادمانی (ص:۴۸)، ○ امید و رجا (ج:۱،ص:۴۹)، ○ حرمت و تعظیم (ج:۱،ص:۵۱)، ○ عقائد و نظریات (ص:۵۲)، ○ عزت و توقیر (ص:۵۳)، ○ فضل و احسان، ○ لطف و احسان، ○ نظریات و افکار (ج:۱،ص:۶۳)، ○ جور و ستم (ص:۶۷)، ○ لہو و لعب (ص:۷۱)، ○ اسراف و فضول، ○ مال و اسباب (ص:۷۴)، ○ غربت و افلاس (ج:۱،ص:۷۵)، ○ خجالت و شرم (ج:۱،ص:۸۲)، ○ فلاح و بہبود (ج:۱،ص:۸۶)، ○ زوال و انحطاط، ○ کنجوس و بخیل، ○ تمتع اور لذت اندوزی (ج:۱،ص:۸۹)، ○ فضیلت و برتری (ص:۹۰)، ○ باغیرت اور باحمیت (ص:۹۳)، ○ عدل و انصاف (ج:۱،ص:۹۴)، ○ شرح و بسط (ج:۱،ص:۹۵)، ○ جور و تعدی (ج:۱،ص:۹۷)، ○ زد و کوب (ج:۱،ص:۹۹)، ○ رزم و پیکار (ج:۱،ص:۱۰۷)، ○ آرا و نظریات (ج:۱،ص:۱۱۰)، ○ نظم و نسق، ○ اعلا و برتر (ج:۱،ص:۱۱۱)، ○ محبت و پیار، ○ اِفترا و بہتان، ○ نیست و نابود، ○ ذکی و فطین (ج:۱،ص:۱۱۳)، ○ سیادت و برتری، ○ اوصاف و خصائص (ج:۱،ص:۱۱۹)، ○ بحث و تمحیص (ج:۱،ص:۱۲۱)، ○ قدر و منزلت (ج:۱،ص:۱۲۲)، ○ اثر و رسوخ (ج:۱،ص:۱۲۳)، ○ جبر و تشدد (ج:۱،ص:۱۲۸)، ○ قدیم و حادث (ج:۱،ص:۱۲۹)، ○ قیود و شرائط (ص:۱۴۶)، ○ بلاخوف و خطر (ج:۱،ص:۱۵۱)، ○ اثر و نفوذ (ج:۱،ص:۱۵۹)، ○ علم و دانش (ج:۱،ص:۱۶۸)، ○ ابطال اور تکذیب، (ج:۱،ص:۱۶۹)، ○ عقائد و اصول (ج:۱،ص:۱۸۰)، ○ طعن و تشنیع (ج:۱،ص:۱۸۰)، ○ مذاہب اور ملل، (ج:۱،ص:۱۹۰)، ○ خوف و ہراس (ج:۱،ص:۱۹۶)، ○ عزت و تکریم، ○ ذلت و رسوائی، ○ تذلیل و رسوائی (ج:۱،ص:۲۰۶)، ○ غم و اندوہ، ○ سکون و اطمینان (ج:۱،ص:۲۱۰)، ○ پند و نصائح (ج:۱،ص:۲۱۴)، ○ عزت و وقار (ج:۱،ص:۲۳۳)، ○ دلائل و براہین، ○ راحت و شادمانی، ○ عزت و تکریم (ج:۱،ص:۲۳۶)، ○ اطمینان و راحت، ○ غم و آلام (ص:۲۳۹)، ○ زِرَاعت و کاشت کاری (ج:۱،ص:۲۴۸)، ○ مخاصمت اور عناد (ج:۱،ص:۲۵۰)، ○ حسن و جمال (ص:۲۶۵)، ○ بالادستی اور غلبہ (ص:۲۷۳)، ○ تحسین و آفرین (ج:۱،ص:۲۷۸)، ○ عفو و درگزر (ص:۲۸۶)، ○ فخر و مباہات (ص:۳۰۰)، ○ ذلیل اور خسیس (ص:۳۰۳)، ○ فخر و ناز (ج:۱،ص:۳۰۴)، ○ ظلم و تعدی، ○ جود و سخا (ج:۱،ص:۳۱۳)، ○ حیرت و استعجاب (ج:۱،ص:۳۲۱)، ○ حمد و ثنا، ○ شرائط و قیود

(ج:۱،ص:۳۴۵)، ○ برہنگی اور عریانی (ج:۱،ص:۳۴۷)، ○ عزت و ناموس، ○ ذلیل و رسوا (ج:۱،ص:۳۶۲) ، ○ رعب و جلال، ○ رشد و ہدایت (ج:۱،ص:۳۷۲) ، ○ تائید و نصرت (ج:۱،ص:۳۷۸) ، ○ شرف ومَجد (ج:۱،ص:۴۰۳)، ○ فہم و ذکا (ج:۱،ص:۴۰۷) ، ○ فضائل و مکارِم (ص:۴۱۰)، ○ عزت وشرف (ج:۱،ص:۴۱۱)، ○ نظم وضبط (ج:۱،ص:۴۲۷)، ○ مفلس وقلاش (ج:۱،ص:۴۳۸)، ○ جودوعطا (ص:۴۴۹)، ○ سیرت وکردار (ج:۱،ص:۴۵۷)، ○ تگ و دو (ص:۴۷۰)، ○ اقدس واطہر (ج:۱،ص:۴۸۲)، ○ عزت وتکریم (ج:۱،ص:۵۱۴)

ب: صوتی مترادف عطفی مرکب

اب تو یہ بات جدید لسانی ماہرین بھی تسلیم کرتے ہیں کہ زبان کا سائنسی بنیادوں پر تجزیہ کرنے کے لیے صوتیات کو سامنے رکھنا بہت ضروری ہے۔ لسانی تجزیے کی اسی جہت کے پیشِ نظر، علمِ اصوات وجود میں آیا، جس میں مختلف زبانوں کا تقابلی تجزیہ اصوات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ تجزیے کا یہ پہلو اس مقالے کا متقاضی نہیں تاہم صوتیات کو یکسر نظرانداز بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ضیاء النبی کا گہرا مطالعہ کرنے سے جو چیز صوتی حوالے سے سامنے آتی ہے، وہ ملتے جلتے، ایک جیسے حروف کا صوتی آہنگ ہے جس کی ناشنیدہ گنگناہٹ سے لحہ بہ لحہ قاری محظوظ ہوتا رہتا ہے۔ صوتی آہنگ کی انتہائی سطح وہ نغمگی ہے جسے قاری بالآخر محسوس کر لیتا ہے۔ ضیاء النبی کی اس جہت پر تفصیلاً بات تو اس کے اسلوبیاتی جائزے میں کی گئی ہے، البتہ یہاں صوتی مترادف عطفی مرکب ہی کے حوالے سے اس کی مختلف جہتوں کا ذکر کیا جارہا ہے:

(۱) ایسا صوتی مترادف عطفی مرکب جس میں صوتی آہنگ کا التزام معطوف الیہ اور معطوف کے پہلے حروف کی وجہ سے ہے:

○ تحقیراور تذلیل (ج:۱،ص:۴۵)، ○ شان وشوکت، ○ قد وقامت، ○ عیش وعشرت (ص:۵۹) ، ○ جاہ وجلال (ص:۶۰)، ○ ساز وسامان (ج:۱،ص:۷۷)، ○ شان وشکوہ (ج:۱،ص:۸۷)، ○ غیظ وغضب (ج:۱،ص:۹۱)، ○ جنگ وجدل (ص:۱۵۰)، ○ نقش ونگار (ج:۱،ص:۱۶۶)، ○ ارفع واعلا (ج:۱،ص:۱۷۲)، ○ اعلا وارفع (ج:۱،ص:۱۸۰)، ○ زیب وزینت (ج:۱،ص:۱۸۰)، ○ خوش وخرم (ج:۱،ص:۲۳۴)، ○ فسق وفجور (ج:۱،ص:۲۵۰)، ○ جنگ وجدال (ج:۱،ص:۲۶۵)، ○ تاخت وتاراج (ج:۱،ص:۲۷۶) ، ○ سمندر اور سدید (ج:۱،ص:۲۸۰)، ○ فہم وفراست (ص:۲۸۳) ، ○ کامیاب و کامران (ص:۳۴۴) ، ○ مال ومتاع (ص:۳۴۶) ، ○ نیست و نابود (ج:۱،ص:۳۵۰)، ○ ناز ونعم (ج:۱،ص:۳۶۲)، ○ نام ونشان (ص:۳۷۰)، ○ بے مثال و بے نظیر (ج:۱،ص:۴۵۷)

(۲) ایسا صوتی مترادف عطفی مرکب جس میں صوتی آہنگ کا التزام معطوف الیہ اور معطوف کے آخری حروف کی وجہ سے ہے:

○ علما وفضلا (ج:۱،ص:۳۳)، ○ عجیب وغریب (ج:۱،ص:۴۶) ، ○ فروتر (ج:۱،ص:۶۳)، ○ حکم

رانی و سلطانی (ج:۱،ص:۶۷) ، ❍ رحمت و شفقت (ج:۱،ص:۱۱۲) ، ❍ آب و تاب (ص:۱۱۴) ، ❍ نبوت و رسالت (ص:۱۲۳) ، ❍ نفرت و حقارت (ص:۱۲۸) ، ❍ قوت و طاقت (ج:۱،ص:۱۳۷) ، ❍ افہام و تفہیم (ج:۱،ص:۱۵۳) ، ❍ من و عن (ج:۱،ص:۱۵۴) ، ❍ درس و تدریس (ج:۱،ص:۱۶۰) ، ❍ امارت و ثروت (ج:۱،ص:۱۹۴) ، ❍ سخت اور کرخت (ص:۲۰۶) ، ❍ قواعد و عقائد (ص:۲۱۴) ، ❍ لق و دق (ص:۲۶۰) ، ❍ عظمت و شوکت ، ❍ قوت و سطوت (ج:۱،ص:۲۸۱) ، ❍ فراست و ذہانت (ص:۲۸۳) ، ❍ ذہانت و فطانت (ص:۲۸۵) ، ❍ شجاعت و بسالت (ج:۱،ص:۲۹۸) ، ❍ غیرت و حمیت ، ❍ عصمت و عفت ، ❍ شرفا اور نجبا (ص:۳۰۶) ، ❍ ذہانت و فراست ، ❍ محبت و الفت ، ❍ خصائل و شمائل (ج:۱،ص:۳۰۸) ، ❍ مقبولیت و اجابت (ص:۳۹۲) ، ❍ نبوت و رسالت (ص:۳۹۳) ، ❍ وجاہت و تمکنت (ج:۱،ص:۴۱۴) ، ❍ اصلاح و فلاح ، ❍ اخوت و محبت (ج:۱،ص:۴۴۳) ، ❍ ذوق و شوق (ج:۱،ص:۴۸۲) ، ❍ عجز و نیاز (ج:۱،ص:۴۹۱)

(۳) ایسا صوتی مترادف عطفی مرکب جس میں صوتی آہنگ کا التزام معطوف الیہ اور معطوف کے پہلے اور آخری دونوں حروف کی وجہ سے ہے:

❍ مورخین اور محققین (ج:۱،ص:۳۹) ، ❍ تعظیم و تکریم (ص:۲۹۹) ، ❍ مبرّا اور منزّہ (ص:۳۱۴) ، ❍ اطراف و اکناف (ص:۳۱۷) ، ❍ انعام و اکرام (ج:۱،ص:۳۰۱) ، ❍ اکناف و اطراف (ج:۱،ص:۳۹۹)

(۴) ایسا صوتی مترادف عطفی مرکب جس میں صوتی آہنگ کا التزام معطوف الیہ اور معطوف کے درمیانی حروف کی وجہ سے ہے:

❍ قواعد و ضوابط (ج:۱،ص:۶۹) ، ❍ آبا و اجداد (ج:۱،ص:۷۷) ، ❍ شاذ و نادر (ج:۱،ص:۷۹) ، ❍ تباہ و برباد (ج:۱،ص:۱۵۲) ، ❍ غلیظ اور پلید (ج:۱،ص:۱۵۵) ، ❍ آداب و شرائط (ص:۱۷۶) ، ❍ عزت و تکریم (ص:۳۱۴) ، ❍ تخلیق و آفرینش (ص:۳۲۱) ، ❍ بہ رضا و رغبت (ج:۱،ص:۳۷۱)

ج: متضاد عطفی مرکب

اس مرکب میں سیرت نگار نے معطوف الیہ اور معطوف کے لیے ایسے لفظوں کا چناؤ کیا ہے، جو ایک دوسرے کے الٹ ہیں لیکن اس تضاد کو بھی انھوں نے جن فنی پیرائیوں میں برتا ہے اس کی مثال کم کم ہی ملتی ہے۔ اس کو بھی کئی حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) ایسا متضاد عطفی مرکب جس کے معطوف الیہ اور معطوف کلموں میں کسی فعل کے کرنے کا انکشاف ہو یعنی ایک متحرک تصویر ذہن کی اسکرین پر نمودار ہوتی ہے:

❍ خیر و شر (ج:۱،ص:۴۹) ، ❍ طَوْعاً وَ کَرْہاً (ج:۱،ص:۱۵۳) ، ❍ نشست و برخاست (ص:۱۶۹) ، ❍ عُسر و یُسر (ج:۱،ص:۴۴۰) ، ❍ جزا و سزا (ج:۱،ص:۱۵۵) ، ❍ نشیب و فراز (ج:۱،ص:۱۸۰) ،

○ افراط وتفریط (ج:۱،ص:۲۱۴)

(۲) ایسا متضاد عطفی مرکب جس کے معطوف الیہ اور معطوف کلموں میں صفات کا اظہار کیا گیا ہے:

○ اعلیٰ وادنیٰ (ج:۱،ص:۵۰)، ○ حسن وقبیح (ج:۱،ص:۱۶۷)، ○ ظاہر و باطن (ج:۱،ص:۱۹۹)

(۳) ایسا متضاد عطفی مرکب جس کے معطوف الیہ اور معطوف کلموں میں کسی جہت کا تعین کیا گیا ہے:

○ دور ونزدیک (ج:۱،ص:۱۳۳)، ○ مشرق ومغرب (ص:۱۷۰)، ○ عرش وفرش (ص:۳۶۹)، ○ شرق وغرب (ص:۳۷۰)، ○ آمد ورفت (ج:۱،ص:۱۰۳)

(۴) ایسا متضاد عطفی مرکب جس کے معطوف الیہ اور معطوف کلموں میں صنف کا اظہار کیا گیا ہے:

○ مرد وزن (ج:۱،ص:۱۴۱)، ○ پیر و جوان (ج:۱،ص:۲۲۶)

(۵) ایسا متضاد عطفی مرکب جس کے معطوف الیہ اور معطوف کلموں میں عمومیت کا اظہار کیا گیا ہے:

○ منقولہ وغیر منقولہ (ج:۱،ص:۱۰۶)، ○ عوام وخواص (ص:۱۷۵)، ○ شب و روز (ص:۱۹۶)، ○ ہر کس وناکس (ص:۲۱۴)، ○ خاص وعام (ج:۱،ص:۲۳۶)، ○ مرگ وزیست (ج:۱،ص:۲۴۰)

د: امتزاجی عطفی مرکب

یوں تو ہر عطفی مرکب میں معطوف الیہ اور معطوف مل کر بہ حیثیت مجموعی ایک نیا مفہوم وضع کرتے ہیں لیکن وہ نیا مفہوم دونوں کلموں کے اپنے اصل مفہوم کے ماتحت رہتا ہے، جب کہ امتزاجی عطفی مرکب کا امتیاز، سیرت نگار کے کمالِ فن پر دال ہے۔ انھوں نے اس مرکب کے لیے جن لفظوں کو تلاشا وتراشا ہے، ان کے امتزاج سے ایک ایسا مفہوم قاری کے احساسات کو اپنی گرفت میں لینے کی کوشش کرتا ہے جو کلمات کے اصل مفہوم سے اعلا وارفع ہوتا ہے۔ یہ نیا مفہوم کلمات کے اصل مفہوم سے جدا تو نہیں ہوتا تاہم یہ انھیں اپنے ہی زیرِ نگیں رکھتا ہے۔ ضیاء النبی سے چند مثالیں ملاحظہ کیجیے:

○ مہر و ماہ، ○ احسانات و کرامات (ج:۱،ص:۳۲)، ○ طویل وعریض، ○ وسیع و عریض (ج:۱،ص:۳۳)، ○ زر و مال، ○ زمین وغلام (ج:۱،ص:۵۲)، ○ قلوب و اذہان (ص:۵۴)، ○ پُر تکلف اور پُر تعیش (ص:۵۹)، ○ عدل واحسان (ص:۶۳)، ○ تہذیب وشائستگی (ج:۱،ص:۷۵)، ○ نان ونفقہ (ج:۱،ص:۸۰)، ○ نقد و جواہرات (ج:۱،ص:۸۷)، ○ زر و جواہر (ج:۱،ص:۸۹)، ○ اموال و املاک (ج:۱،ص:۹۰)، ○ شاق اور کٹھن (ص:۹۴)، ○ تشریح اور تنقید (ص:۹۸)، ○ اِنعام و اِکرام (ص:۱۲۰)، ○ یونانی استبداد اور مشرقی مطلق العنانی (ج:۱،ص:۱۲۱)، ○ اثر ونفوذ، ○ مہذب وشائستہ (ص:۱۲۵)، ○ جوش وانہاک (ص:۱۲۶)، ○ جوش وخروش، ○ اصول واعمال، شکل وصورت (ج:۱،ص:۱۲۷)، ○ اضطراب وحیرت (ج:۱،ص:۱۳۰)، ○ فراغت وراحت، ○ افلاس و تنگ دستی (ج:۱،ص:۱۴۰)، ○ اہمیت وافادیت (ج:۱،ص:۱۴۵)، ○ لالہ زاروں اور مرغزاروں، ○ خور ونوش (ج:۱،ص:۱۵۸)، ○ طول وعرض، ○ محنت ومشقت (ج:۱،ص:۱۶۰)، ○ تہذیب وثقافت، ○ تمدن و

شائستگی، ○ آثار وکھنڈرات (ج:۱،ص:۱۶۵)، ○ کیفیت ونوعیت (ج:۱،ص:۱۶۷)، ○رسم ورواج، ○بودو باش، ○علمی اورفکری (ص:۱۶۸)، ○ کمال وفضیلت (ص:۱۷۴)، ○ شرافت وکرامت (ج:۱،ص:۱۷۵)، ○رد و بدل (ص:۱۹۱)، ○خدو خال (ص:۱۹۸)، ○ ظالمانہ اور آمرانہ (ج:۱،ص:۲۰۷)، ○بلاچُون و چرا، ○ ظالمانہ اور جابرانہ (ج:۱،ص:۲۲۴) ، ○زِرَاعت وتجارت (ج:۱،ص:۲۶۶)، ○وزرا اور امرا (ج:۱،ص:۲۷۵)، ○وحدت و سا لمیت، ○ قرب و جوار (ج:۱،ص:۲۷۷)، ○ شدو مد (ج:۱،ص:۲۸۲)، ○ غیرت وشجاعت، (ج:۱،ص:۲۸۳)، ○ ندرت اورغرابت (ج:۱،ص:۲۸۵)، ○ سخاوت اور فصاحت (ج:۱،ص:۲۹۱)، ○ غارت گری اور قزاقی (ج:۱،ص:۳۰۰)، ○ شرافت وفضیلت (ج:۱،ص:۳۰۶)، ○ افادیت اوراہمیت (ج:۱،ص:۳۰۸)، ○ اوصاف وکمالات (ج:۱،ص:۳۱۳)، ○ احمق اور دیوانے (ج:۱،ص:۳۱۸)، ○ وحدانیت اور صمدیت (ج:۱،ص:۳۶۹)، ○ جرأت وشجاعت (ج:۱،ص:۳۷۱)، ○ جابراورقاہر (ج:۱،ص:۳۷۶)، ○ نورِنظر اور لختِ جگر (ص:۳۸۴)، ○ عزت و اِجلال (ج:۱،ص:۴۰۹)، ○ طُغیان و سرکشی، ○ حسرت و ندامت (ج:۱،ص:۴۲۸)، ○ شہامت وسخاوت (ج:۱،ص:۴۳۵)، ○ وجاہت اور شرافت (ج:۱،ص:۴۵۲)، ○ چندے آفتاب وچندے ماہتاب (ج:۱،ص:۴۵۷)، ○ سراسیمہ اورمضطرب (ج:۱،ص:۴۷۳)، ○ بدکارشقی وبدبخت (ج:۱،ص:۴۷۵)، ○ مُسَجَّع اورمُقَفًّا (ج:۱،ص:۴۷۶)، ○ صفات و علامات، ○ اَحبار ورُہبان (ص:۴۸۱)، ○ کیف ومستی، ○ بے دریغ اور بے تأمل (ج:۱،ص:۴۸۲)، ○ جرأت وثابت قدمی (ج:۱،ص:۴۸۳)، ○ شوخی اور بانک پن (ج:۱،ص:۴۸۴)، ○ مہارت اور چابک دستی، ○ کہنہ مشق اورتجربہ کار (ج:۱،ص:۴۸۵)، ○ اطاعت وپیروی، ○ علیم وحکیم (ص:۴۸۷)، ○ کمال وجمال، ○ کمالاتِ محمدی اورشمائلِ مصطفوی، ○ ربط وضبط (ج:۱،ص:۴۸۸)، ○ محَامِد و کمالات (ج:۱،ص:۵۰۰)، ○ حسب اورنسب (ج:۱،ص:۵۱۳)

ہ:مُعلَّہ عطفی مرکب

ایسا عطفی مرکب جس میں معطوف الیہ اورمعطوف میں سے ایک علت اوردوسرا معلول ہے:

○ خالق ومالک، شرک والحاد (ج:۱،ص:۳۱):: خالق؛ علت ہے اور مالک معلول یعنی جوخالق ہوگا وہی تو مالک ہوگا۔اسی طرح شرک؛ علت ہے اورالحاد معلول یعنی جوشرک کرے گا وہی تو سیدھے راستے سے بھٹکے گا۔

○ فساد وعناد (ج:۱،ص:۳۲):: عناد؛ علت ہے اورفساد معلول یعنی جولڑائی کرے گا یا دشمنی مول لے گا وہی تو فسادی ہوگا۔

○ بالادستی اوراجارہ داری (ج:۱،ص:۵۴):: اِجارہ داری کے لیے بالادستی ضروری ہے، جو بالادست ہوگا

وہی اِجارہ دار ہوگا تو بالا دستی؛ علت اور اِجارہ داری معلول ٹھہری۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس......

○ دولت و حشمت (ج:۱،ص:۵۹)، ○ ظالمانہ اور سنگ دلانہ (ج:۱،ص:۶۸)، ○ ظلم و بے انصافی (ج:۱،ص:۶۹)، ○ ملعون و گستاخ (ج:۱،ص:۶۹)، ○ آمریت اور مطلق العنانی، ○ رقص و سرود (ص:۷۳)، ○ دولت و ثروت (ص:۷۴)، ○ اِدْبار و اِنحطاط (ج:۱،ص:۶۳)، ○ مالک و مختار (ص:۸۳)، ○ عیش و طرب (ص:۸۹)، ○ جرأت و بسالت (ج:۱،ص:۹۳)، ○ محبت و احترام (ج:۱،ص:۱۱۳)، ○ مصائب و آلام (ص:۱۱۴)، ○ عیش و راحت (ص:۱۳۴)، ○ ریشم سازی اور ریشم بافی (ص:۱۳۶)، ○ بغض و عناد (ج:۱،ص:۱۵۰)، ○ نفرت و حقارت (ص:۱۶۷)، ○ متحد و متفق (ص:۲۱۶)، ○ اسباب و علل (ج:۱،ص:۳۱۳)، ○ تلاش و جستجو (ج:۱،ص:۳۴۲)، ○ جہالت و حماقت، ○ کفر و الحاد (ج:۱،ص:۳۷۱)، ○ محبت اور فدائیت (ج:۱،ص:۴۸۵)، ○ تحریف و بگاڑ (ج:۱،ص:۵۰۱)

و: ملزومی عطفی مرکب

ایسا عطفی مرکب، جس میں معطوف الیہ اور معطوف میں سے ایک لازم ہے اور دوسرا ملزوم:-

○ عزت و کرامت (ج:۱،ص:۳۲) :: کرامت ملزوم ہے تو عزت لازم۔ ○ اختصار و ایجاز (ج:۱،ص:۳۳) :: ایجاز کے لیے اختصار لازم، لہٰذا؛ ایجاز، ملزوم۔ ○ ترقی اور عروج، غور و فکر (ج:۱،ص:۳۹) :: عروج کے لیے ترقی لازم اور فکر کے لیے غور لازم لہٰذا؛ عروج اور فکر ملزوم ہوئے۔

○ جادو اور منتروں (ج:۱،ص:۵۰) :: جادو کے لیے منتر لازم، لہٰذا جادو ملزوم۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس......

○ تکلیف و مصیبت (ج:۱،ص:۵۲)، ○ ظلم و ستم (ج:۱،ص:۵۷)، ○ دار و مدار (ج:۱،ص:۶۸)، ○ نمود و نمائش (ص:۷۱)، ○ حقوق و فرائض (ج:۱،ص:۷۷)، ○ احکام و قواعد (ج:۱،ص:۷۹)، ○ تعلیم و تربیت، ○ فیاضی اور دریا دلی (ج:۱،ص:۸۶)، ○ جہالت اور توہم (ج:۱،ص:۱۰۳)، ○ فتنہ و فساد (ج:۱،ص:۱۰۵)، ○ نشو و ارتقا (ج:۱،ص:۱۰۸)، ○ در و دیوار (ج:۱،ص:۱۱۰)، ○ صحت و جمال (ج:۱،ص:۱۱۱)، ○ امن و امان (ج:۱،ص:۱۲۰)، ○ تعذیب و اذیت، ○ جسم و روح (ج:۱،ص:۱۲۵)، ○ جرأت و بہادری (ج:۱،ص:۱۵۲)، ○ اتحاد و اتفاق (ص:۱۵۳)، ○ تکفین و تدفین (ص:۱۵۵)، ○ سرسبز و شاداب (ص:۱۵۸)، ○ زندہ و سلامت، ○ نوشت و خواند (ج:۱،ص:۱۶۷)، ○ تحقیق و تجسّس، ○ جدل اور مناظرہ (ص:۱۶۸)، ○ غور و تدبر (ص:۱۷۳)، ○ رنگوں اور روپوں (ج:۱،ص:۱۹۵)، ○ وعظ و نصیحت (ص:۱۹۷)، ○ علامات و قرائن (ص:۱۹۸)، ○ سیراب و شاداب (ص:۲۰۳)، ○ تجہیز و تدفین (ج:۱،ص:۲۳۴)، ○ سیر و سیاحت (ج:۱،ص:۲۳۵)، ○ امن و عافیت (ص:۲۶۴)، ○ نصیحت اور موعظت، ○ ندرت اور غرابت (ج:۱،ص:۲۸۵)، ○ فصحا و بلغا (ج:۱،ص:۲۸۸)، ○ امن و سکون (ص:۳۰۰)، ○ تن و توش (ص:۳۷۵)، ○ فصیح و

بلیغ (ج:۱،ص:۳۹۹) ، ❍ تقوا و پارسائی (ج:۱،ص:۴۶۰) ، ❍ حرماں نصیبوں اور غم زدوں (ج:۱،ص:۴۸۰)، ❍ ماہ وسال (ج:۱،ص:۴۸۲)، ❍ افادہ اوراستفادہ (ج:۱،ص:۵۰۲)

ز: نسبتی عطفی مرکب

ایسا عطفی مرکب، جس میں معطوف الیہ اور معطوف کلمات کے درمیان کسی تعلق یا نسبت کا اظہار ہو۔ اسے مراعات النظیر کے حوالے سے دیکھنا چاہیے:-

❍ چشم وچراغ (ج:۱،ص:۲۰۷)، ❍ تبلیغ واشاعت (ص:۲۰۹)، ❍ قتل وغارت (ص:۲۳۱)، ❍ نشر واشاعت (ج:۱،ص:۲۳۲)، ❍ تاج وتخت (ج:۱،ص:۲۳۳)، ❍ رنگ و بو (ص:۲۳۶)، ❍ وادیاں اور گھاٹیاں (ص:۲۵۵)، ❍ قلب وذہن (ص:۲۷۹)، ❍ گفت وشُنید (ج:۱،ص:۲۸۱)، ❍ بہ سرو چشم (ج:۱،ص:۴۴۳)، ❍ تخت وتاج (ج:۱،ص:۴۷۷)، ❍ دل ونگاہ (ص:۴۸۸)، ❍ مشک وعنبر (ج:۱،ص:۱۳۹) ، ❍ میدان وکوہسار، ❍ لالہ زار اور مرغزار (ج:۱،ص:۳۶۹) ، ❍ آب و گل (ج:۱،ص:۳۷۱)

غیر عطفی مرکبات کا فنی جائزہ

ضیاء النبی میں مستعمل عطفی مرکبات کا ہر زاویے سے جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے لیکن غیر عفطی مرکبات کا ایک اپنا ہی رنگ ہے۔ یہ نسبتاً زیادہ فصیح ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق اس حوالے سے لکھتے ہیں:

> ’’ایسے الفاظ جو دو دو ساتھ آتے ہیں اور مل کر ایک مفہوم پیدا کرتے ہیں (خواہ معنوں میں متضاد ہوں یا مترادف) کسی حرفِ عطف کا داخل نہ ہونا ہی درست ہے بلکہ حرفِ عطف لانا خلافِ محاورہ اور غیر فصیح ہوگا۔‘‘(۸)

الف: تابع موضوع/موزوں: : بامعنی غیر عطفی مرکب، دونوں کلمات بامعنی ہوں

❍ دور دراز (ج:۱،ص:۳۳)، ❍ توڑ پھوڑ (ص:۵۱) ، ❍ امیر کبیر، ❍ راگ رنگ (ص:۵۹) ، ❍ چمک دمک (ج:۱،ص:۷۷)، ❍ بڑھ چڑھ (ج:۱،ص:۱۰۴)، ❍ زور شور (ص:۱۰۵)، ❍ کھیتی باڑی، ❍ بال بچوں (ص:۱۰۷)، ❍ سوجھ بوجھ (ص:۱۱۳)، ❍ پہلے پہل (ج:۱،ص:۱۳۲)، ❍ خدام خادماؤں (ص:۱۵۶)، ❍ گلی کوچہ (ص:۱۶۶)، ❍ سالہا سال، ❍ اُضُولاَفُرُوعاً (ص:۱۶۹)، ❍ ہنستی مسکراتی (ج:۱،ص:۱۹۳)، ❍ رہن سہن، طور طریقے (ج:۱،ص:۱۹۴)، ❍ گٹھ جوڑ (ج:۱،ص:۲۰۷)، ❍ پھلنا پھولنا، ❍ ٹوٹ پھوٹ (ج:۱،ص:۲۱۳) ، ❍ باگ ڈور (ج:۱،ص:۲۱۹) ، ❍ جنوباً شمالاً (ج:۱،ص:۲۲۱) ، ❍ نیک نہاد (ج:۱،ص:۲۳۸)، ❍ جڑی بوٹی (ج:۱،ص:۲۵۰)، ❍ والدہ ماجدہ (ج:۱،ص:۲۵۴)، ❍ سج دھج (ج:۱،ص:۲۷۴) ، ❍ دور دورہ (ج:۱،ص:۳۴۸) ، ❍ شادی بیاہ

(ج:۱،ص:۳۵۹)، ○ لوٹ مار (ج:۱،ص:۳۴۶)، ○ آراستہ پیراستہ (ج:۱،ص:۳۶۲)، ○ سرسبز (ج:۱،ص:۳۶۹)، ○ قوت طاقت (ج:۱،ص:۴۶۳) ○ آمنے سامنے (ج:۲،ص:۱۱۷)، ○ دائیں بائیں (ج:۲،ص:۱۹۳)، ○ بحث مباحثہ (ج:۲،ص:۳۴۸)، ○ وقتاً فوقتاً (ص:۵۱۵)، ○ پالنا پوسنا (ج:۲،ص:۵۶۶)، ○ لعن طعن (ج:۲،ص:۳۸۵)، ○ تھکا ماندا (ج:۲،ص:۵۹۵)

ب: تابع مہمل:: پہلا بامعنی اور دوسرا بے معنی ہو

○ کیڑوں **مکوڑوں** (ج:۱،ص:۵۶)، ○ گالی **گلوچ** (ج:۱،ص:۹۵)، ○ ذات **پات** (ج:۱،ص:۱۰۸)، ○ دھوم دھام (ص:۱۲۴)، ○ پوجا **پاٹ** (ج:۱،ص:۱۴۷)، ○ گھاس **پھوس** (ج:۱،ص:۱۶۵)، ○ چپ **چاپ** (ج:۱،ص:۱۷۰)، ○ رواں دواں (ص:۱۹۴)، ○ چھیڑ **چھاڑ** (ج:۱،ص:۲۲۱)، ○ الگ **تھلگ** (ج:۱،ص:۲۲۴)، ○ آن **بان** (ج:۱،ص:۴۹۵)، ریل پیل (ج:۲،ص:۲۷۳)، ○ خلط ملط (ج:۲،ص:۲۹۵)

ج: سابق مہمل:: پہلا بے معنی اور دوسرا بامعنی ہو:-

○ **مالا** مال (ج:۱،ص:۵۴)، ○ **ایرا** غیرا (ج:۱،ص:۶۹)، ○ **زَرق** بَرق (ج:۱،ص:۷۰)، ○ **ناو**نوش (ج:۱،ص:۱۳۹)، ○ **کھلم** کھلا (ج:۱،ص:۳۶۰)، مڈبھیڑ (ج:۲،ص:۱۱۷)، بھاگم بھاگ (ج:۲،ص:۴۹۰)

د: تثنیہ مہمل:: پہلا اور دوسرا دونوں بے معنی:-

نوٹ: یہ اصطلاح ڈاکٹر سہیل عباس بلوچ کی تجویز کردہ ہے۔

○ **تہس نہس** (ج:۱،ص:۹۳)، ○ **لت پت**، ○ **تتر بتر** (ج:۱،ص:۳۲۴)، ○ **گوناں گوں** (ج:۱،ص:۳۵۶)، ○ دھڑا دھڑ (ج:۱،ص:۵۰۵)، ○ اِکّا دُکّا (ج:۲،ص:۵۵۵)

حوالہ جات

۱۔ الازہری، محمد کرم شاہ، ضیاء النبی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جلد: دُوم، ۱۴۱۵ھ، ص:۶۴

۲۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، زبان کا مطالعہ، روبی پبلشرز، کوئٹہ، ۲۰۰۱ء، ص:۱۱۰

۳۔ ایضاً، ص:۳۹

۴۔ سہیل عباس بلوچ، ڈاکٹر، بنیادی اردو قواعد، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء، ص:۳۷۰

۵۔ ایضاً، ص:۳۸۸

۶۔ مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعدِ اردو، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص:۳۰۱

۷۔ خلیل صدیقی، پروفیسر، لسانی مباحث، زمرد پبلی کیشنز، کوئٹہ، ۱۹۹۱ء، ص:۲۰۳

۸۔ مولوی عبدالحق، ڈاکٹر، قواعدِ اردو، ص:۳۰۱